ماہ شعبان

شعبان کی وجہ تسمیہ:

شعب الشيء . شعبا متفرق ومنتشر ہونا، شاخ درشاخ ہونا، ظاہر ہونا۔(القاموس الوحید ص ۸۶۶)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: **وسمي شعبان تشعبهم في طلب المياه أوفي الغارات بعد أن يخرج شهر رجب الحرام۔**

اہل عرب کا پانی کی طلب میں نکلنا یا حرمت کے مہینے رجب کے بعد پراگندہ حالت کی وجہ سے لوٹ مار کرنے کے سبب اس کا نام شعبان رکھا گیا ہے۔(فتح الباری ۲۶۸/۴)

ماہ شعبان کے روزوں کی فضیلت:

رسول اکرم ﷺ ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: **کان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وما رأيت النبي ﷺ استكمل صيام شهر الا رمضان وما رأيته اكثر صياما منه في شعبان۔**

رسول مکرم ﷺ روزے رکھنے شروع کردیتے ہم محسوس کرتے کہ اب آپ ﷺ روزے رکھتے ہی جائیں گے۔کبھی روزے رکھنا چھوڑ دیتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ نبی معظم ﷺ نے ماہ رمضان کے علاوہ کسی بھی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ میں نے شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی اور مہینے کے روزے رکھتے ہوئے آپ ﷺ کو دیکھا۔

(صحيح بخاري كتاب الصوم باب صوم شعبان رقم:۱۹٦۹)

دوسری حدیث میں ہے: **لم يكن النبي ﷺ يصوم شهرا اكثر من شعبان** نبی مکرم ﷺ شعبان کے مہینے میں سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے(حوالہ مذکورہ رقم:۱۹۷۰)

ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنے کی وجہ:

رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان میں اتنی کثرت سے روزے رکھتے کہ آپ ماہ رمضان سے اسکو ملا دیا کرتے تھے۔

سیدنا اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں: **قلت يارسول الله لم ارك تصوم شهرا من الشهور ماتصوم من شعبان قال ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب ورمضان وهو شهر ترفع فيه الأعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملي وانا صائم۔**

میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے نہیں دیکھا کہ جتنے آپ ماہ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اتنے باقی مہینوں میں رکھتے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رجب اور رمضان کے درمیان جو مہینہ (شعبان) ہے لوگ اس سے غافل رہتے ہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ مجھے یہ محبوب ہے کہ جب میرا عمل اللہ کے ہاں جائے تو روزے کی حالت میں جائے۔

(سنن نسائي كتاب الصيام باب صوم النبي ﷺ رقم:۲۳٦۱)

ماہ شعبان کے دن شمار کرنا:

سیدہ عائشہ بیان فرماتی ہیں: **كان رسول الله ﷺ يتحفظ من شعبان مالا يتحفظ من غيره ثم يصوم لرؤية رمضان فان غم عليه عد ثلثين يوما ثم صام۔**

رسول اللہ ﷺ شعبان کی تاریخوں کو جس طرح یاد رکھتے کسی اور مہینے کی تاریخیں اس طرح یاد نہیں رکھتے تھے رمضان کا چاند دیکھ کر آپ ﷺ روزہ رکھتے اگر موسم ابر آلود ہوتا تو تیس دن کی گنتی پوری کر کے روزہ رکھتے۔ (سنن أبي داود كتاب الصيام باب اذا اغمى الشهر)

ماہ شعبان میں استقبالیہ روزے:

جہاں تک ماہ شعبان میں روزے رکھنے کا تعلق ہے وہ احادیث کی روشنی میں بیان ہو چکا ہے۔ ماہ شعبان میں رمضان کے بالکل قریب روزے رکھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

عن أبي هريرةؓ عن النبي ﷺ لاتقدموا صوم رمضان بيوم ولا يومين الا أن يكون صوم يصومه رجل فليصم ذلك الصوم ۔سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی تم میں سے ماہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہ رکھے۔ہاں جو روٹین میں عادتاً رکھ رہا ہو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

(سنن أبي داود كتاب الصيام باب في من يصل شعبان رمضان)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے: ان رسول الله ﷺ قال اذا انتصف شعبان فلا تصوموا ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان آدھا گزر جائے تو پھر روزے نہ رکھو۔

ضروری وضاحت:

جن روایات میں ماہ شعبان کے روزے کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ یا یہ کہ آپ ﷺ ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے۔ وہ ان روایات کے معارض نہیں ہیں کہ جن میں نصف شعبان کے بعد یا ماہ رمضان کے متصل روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ اس لیے کہ اس میں ان لوگوں کو منع کیا گیا ہے کہ جو عادتاً روزہ نہیں رکھتے، یعنی سوموار، جمعرات یا ایام بیض وغیرہ کے روزے معمول سے نہیں رکھتے۔ جو ایسے روزے رکھتے ہیں انہیں تو اجازت دی گئی ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ دوسری تطبیق یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اصل ممانعت تو صرف آخری ایک یا دو دن کی ہے نیز جسکی عادت نہیں انہیں بھی کمزوری سے بچانے کے لیے شاید منع کیا گیا ہوتا کہ وہ ماہ رمضان کے روزے صحیح طرح رکھ سکے۔

پندرہ شعبان کا روزہ اور پندرھویں شعبان کی رات کی عبادت:

نفلی روزہ رکھنا اور رات کو تہجد ادا کرنا بہت ہی فضیلت رکھتے ہیں مگر جب اسے کسی بھی دن یا رات کے ساتھ خاص کیا جائے تو اس کے لیے کتاب وسنت سے دلیل کا پایا جانا ضروری ہے۔ آئیے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ پندرہ شعبان کے روزے اور اس کی پندرھویں رات کی عبادت کی کیا حیثیت ہے؟

دلیل اول:

اس بارے میں سورۂ دخان کی یہ آیات پیش کی جاتی ہے: انا انزلنه في ليلة مبركة انا كنا منذرين. فيها يفرق كل امر حكيم (سورۃ الدخان: ۳،۴)

بے شک ہم نے اس قرآن مجید کو برکت والی رات میں نازل کیا۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔ اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں :ومن قال: انها ليلة النصف من شعبان كما روى عن عكرمة فقد أبعد النجعة فان نص القرآن أنها في رمضان ۔ جو کہتے ہیں کہ یہ رات نصف شعبان کی رات ہے جیسا کہ عکرمہ سے روایت کیا گیا ہے۔ تو یہ حقیقت سے بہت دور ہے۔ اس لیے کہ قرآن کی صریح نص میں ہے کہ یہ رات ماہ رمضان میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: انا انزلناه في ليلة القدر (سورة القدر: ۱) کہ ہم نے اس قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا

(تفسير ابن كثير ٤/ ١٧٣)

پھر فرماتے ہیں: یہ جو حدیث ہے:

تقطع الا جال من شعبان الى شعبان حتى ان الرجل لينكح ويو لد له وقد أخرج اسمه فى الموتى ۔ کہ شعبان سے اگلے شعبان تک تمام کاموں کا فیصلہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کسی آدمی کا نکاح کرنا، اس کی اولاد کا پیدا ہونا حتیٰ کہ اس کا نام مرنے والوں میں ہے تو وہ بھی لکھا جاتا ہے۔

فهو حديث مرسل ومثله لايعارض به النصوص ۔ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکی مثل دیگر روایات بھی نصوص کے سامنے کیسے پیش کی جاسکتی ہیں (تفسیر ابن کثیر: ۱۷۳/۴، ۱۷۴) نیز اس روایت کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: كان أول أمره متما سكاثم فسد بأخرة ۔ کہ یہ پہلے اچھا آدمی تھا مگر بعد میں (غلط احادیث کی وجہ سے) خرابی پیدا ہوگئی امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بثقة ۔ یہ ثقہ نہیں۔

امام علی بن مدینی فرماتے ہیں: لاأروى عنه شيئاً ۔ میں اس سے کوئی روایت قابل قبول نہیں سمجھتا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: كان ابن معين يوثقه وهو عندى يكذب الحديث ۔ ابن معین اس کی توثیق کرتے ہیں مگر میرے نزدیک حدیث میں جھوٹ بولنے والا ہے۔

(ميزان الاعتدال: ٢ / ٤٤٠، ٤٤١)

دلیل ثانی:

دوسری دلیل جو پندرہ شعبان کی رات کی عبادت اور دن کے روزے کے بارے میں بیان کی جاتی ہے وہ یہ ہے: عن على بن أبى طالب قال قال رسول الله ﷺ اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهار هافان الله ينزل فيها الغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول ألا من مستغفرلى فاغفرله الامسترزق فأرزقه الامبتلى فاعا فيه الاكذا الاكذا حتى يطلع الفجر (سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوة وسنة فيها باب ماجاء فى ليلة النصف من شعبان رقم: ۱۳۸۸)

سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب شعبان کے مہینے کی نصف کی رات ہو (پندرہ شب) تو اس رات کو عبادت کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ غروب آفتاب کے وقت ہی آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی جو بخشش چاہتا ہو مجھ سے میں اس کو بخش دوں۔ کوئی مجھ سے روزی مانگنے میں اس کو رزق دوں۔ کوئی بیمار ہے میں اس کو عافیت دوں یہی فرماتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی ہے۔ أبو بكر بن عبدالله أبى سبرہ اس پر سخت جرح ہے۔ امام بخاری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: كان واضع الحديث ۔ یہ حدیث گھڑا کرتا تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: متروك ۔ یہ متروک ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امام ابن معین فرماتے ہیں: لیس حدیثہ بشیء ۔ اسکی حدیث کچھ نہیں (میزان الاعتدال للذھبی ۴/۵۰۳، ۵۰۴)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: رموہ بالوضع ۔ اس پر حدیثیں گھڑنے کا الزام ہے (تقریب التھذیب)

دلیل ثالث:

ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہیں: کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ تو میں آپ کو ڈھونڈنے نکلی۔ دیکھا تو آپ بقیع میں تھے۔ اور اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ کیا تو ڈرتی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا۔ سیدہ عائشہ نے عرض کی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور بیوی کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی نصف والی رات میں اترتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اس روایت کی سند میں ابو بکر بن عبد اللہ اَبی سبرہ راوی ہے جس پر تفصیل گزر چکی ہے لہذا یہ روایت بھی ثابت نہیں۔

دلیل رابع:

ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو توجہ فرماتا ہے سوائے مشرک اور بغض رکھنے والے کے تمام لوگوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اس روایت کی سند میں ولید بن مسلم مدلس ہے اور یہ روایت معنعن ہے اس طرح ابن لھیعہ راوی ہے صدوق ہونے کے باوجود اس کا حافظ خراب ہو گیا تھا۔ (تنقیح الرواۃ ۱/۲۴۳) تیسرا راوی اس روایت میں ضحاک بن اَیمن ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسے مجہول من السادسۃ قرار دیا ہے۔ (تقریب التھذیب ۱/۳۷۲) ان کے علاوہ کچھ دیگر روایات بھی ہیں جو کہ ضعیف ہیں لہذا پندرہ شعبان کی رات کا قیام یا دن کا روزہ مشروع اور مسنون نہیں۔ جو چیز سنت نہیں دین کے مکمل ہونے کے بعد اسے اختیار کرنا گمراہی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِ نَا وَھٰذَا مَا لَیْسَ فِیْہِ فَھُوَ رَدٌّ ‘‘. جس نے ہمارے دین میں نیا کام شروع کیا جس کا اس میں کوئی ثبوت نہیں پس وہ مردود ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود رقم: ۲۶۹۷)

شب براءت کی حقیقت:

لفظ شب فارسی زبان اور براءت عربی کا لفظ ہے۔ قرآن وحدیث میں کسی بھی اصطلاح کے لیے عربی اور فارسی الفاظ استعمال نہیں ہوتے بلکہ عزت والی رات کے لئے ’’لیلۃ القدر‘‘ لیلۃ مبارکۃ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اصطلاحی اعتبار سے بھی ’’شب براءت‘‘ کی کوئی حقیقت نہیں۔

’’براءۃ‘‘ کا مفہوم: اَلْبُرْءُ وَالْبَرَاءُ وَالتَّبَرِيْ کے اصل معنی کسی مکروہ امر سے نجات حاصل کرنا کے ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے: بَرَءْتُ مِنَ الْمَرَضِ. میں تندرست ہوا۔ بَرِءْتُ مِنْ فُلَانٍ وَتَبَرَّاْتُ ۔ میں فلاں سے بیزار ہوں۔ براءۃ من اللہ ورسولہ ۔ اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہے اِنَّ اللّٰہ بریء من المشرکین ورسولہ اللہ اور اسکا رسول مشرکوں سے بیزار اور دست بردار ہیں۔

(مفردات القرآن ص ۸۰)

اس اعتبار سے بھی ’’شب براءۃ‘‘ کا معنی درست معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے نصف شعبان کی رات کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جب معنوی اعتبار سے بھی اس رات کی کوئی حقیقت نہیں تو ہمیں بھی اس سے بیزاری کا اعلان کرنا چاہئے۔

ماہ شعبان کی بدعات:

شیخ احمد بن حجر ’’ماہ شعبان کی بدعات‘‘ کے عنوان میں یوں رقمطراز ہیں: پندرہویں شعبان کی رات کا نام لوگ ’’شب براءت‘‘ رکھے ہوئے ہیں اور یہ گمان رکھتے ہیں کہ اس رات گناہ بخشے جاتے ہیں عمریں بڑھائی جاتی ہیں روزیوں میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ بنابریں لوگ رات بھر جاگ کر زور زور سے دعائیں کرتے ہیں ان دعاؤں کو لوگوں نے ازخود گھڑ لیا ہے جن میں عمر اور روزی میں اضافہ کی درخواست کی جاتی ہے۔ پھر لوگ قبروں کی زیارت کرتے ہیں، چراغ جلاتے ہیں، قبروں پر پھول چڑھاتے ہیں، گذشتہ شعبان سے لیکر موجودہ شعبان تک جو لوگ مرے ہوتے ہیں ان کا نام رجسٹر میں درج کرتے ہیں۔ حلوہ بناتے ہیں، بیوہ عورت یہ سمجھتی ہے کہ اسکے شوہر کی روح پندرھویں شعبان کی رات میں آئے گی اس لیے اسکے واسطے کھانا پکاتی ہے اور اسکے انتظار میں بیٹھتی ہے علمائے سوء اس رات کے لیے لیلۃ القدر جیسی فضیلتیں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ لیلۃ القدر میں جس روح کے نزول کا ذکر قرآن مجید میں ہے اس سے مراد مردوں کی ارواح ہیں (بدعات کا شرعی پوسٹ مارٹم ص ۶۸۷) یعنی وہ تمام کے تمام اعمال جو نصف شعبان کی نسبت سے کیے جائیں وہ بدعت ہیں اس لیے کہ قرآن وسنت میں اسکی کوئی اصل نہیں۔

آتش بازی اور چراغاں کرنا:

دین اسلام کا نام ہی ’’سلامتی‘‘ کا پیغام دیتا ہے۔ یعنی اسلام کو ماننے والے اور مسلم ہونے کے دعویدار آپس میں ایک دوسرے کے لیے امن وسکون کا باعث ہیں۔ جس رات اور دن کی اسلام میں کوئی حیثیت نہیں، یعنی شعبان کی پندرھویں رات اور دن۔ جب اس رات میں عبادت اور دن کا روزہ مشروع نہیں کہ اسے سنت سمجھتے ہوئے کیا جائے تو ایسے امور جن کی اسلام میں کسی طرح بھی گنجائش نہیں کیا وہ امور جائز ہو سکتے ہیں؟ کہ جس سے لوگوں کو ڈرایا جائے۔ گھر برباد کیے جائیں، مسلمانوں کا نقصان کیا جائے۔

نبی مکرم، رحمۃ للعالمین ﷺ نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا: من مر في شيء من مساجدنا او أسوا قنا ومعه نبل فليمسك او ليقبض على نعالها بكفه أن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یصیب احدامن المسلمین منھا شی ء جو ہماری مسجدوں میں سے کسی مسجد سے یا بازاروں میں سے کسی بازار سے گزرے اور اسکے پاس تیر ہو تو اسے اچھی طرح روک کر رکھے یا اس کا اگلا حصہ مضبوط پکڑ لے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف پہنچ جائے۔(صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب المرور فی المسجد رقم:٤٥٢)

جو اسلام تیر یا نیزہ کھلا رکھ کر چلنے کی اجازت نہیں دیتا اس کے دعویدار ''شب براءت'' کے نام پر آتش بازی کریں، پٹاخے چلائیں، فائرنگ کریں، ان افعال پر پانی کی طرح مال بہائیں۔ مسلمانوں کو پریشان اور مرعوب کریں۔ ان کی راتوں اور دن کا سکون برباد کریں یہ کیسے مسلم ہیں؟

اللہ رب العزۃ نے ارشاد فرمایا: ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین (الاسراء :٢٧)

فضول خرچ کرنے والے تو شیطانوں کے بھائی ہیں۔

قیامت کے دن لتسئلن یومئذ عن النعیم (التکاثر)

جو نعمتیں استعمال بھی کی ہوں گی ان کے بارے میں سوال ہوگا تو اسراف میں خرچ کیے گئے مال کا کیسے حساب چکائیں گے؟

مسلمان بھائیو! دین کی مخالفت سے خود بھی رک جائیں دوسروں کو بھی باز رکھیں اس میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔ اس حقیر سی کاوش کی خوبیاں اللہ کا احسان ہے اور غلطیاں بندۂ ناچیز کی نااہلی ہے۔ اللہ اس مضمون کو ہر مسلمان کی اصلاح کا سبب بنا دے۔

آمین یارب العالمین

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com